بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم سہ شنبہ

شرح چندہ
سالانہ - ۲۱ روپے
ششماہی - ۱۱ روپے
سہ ماہی - ۶ روپے
ماہوار - ۲ روپے

قیمت فی پرچہ ۱؍

جلد ۲ | ۳۰ امان ۱۳۲۷ ہش | ۲۸ جمادی الاول ۱۳۶۷ ھ | ۳۰ مارچ ۱۹۴۸ء | نمبر ۶۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۹ امان۔ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ابھی تک گلے میں خراش کی تکلیف باقی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

پاکستان کو زک پہنچانے کیلئے ہندوستان اور چین کی خفیہ سازش

چینی تجاویز کا خاکہ نئی دہلی اور نانکنگ کے درمیان باہمی گفت و شنید سے تیار ہوا ہے

لنڈن ۲۹ مارچ۔ اسٹار کا سیاسی نامہ نگار مقیم لیک سکسیس رقمطراز ہے کہ کشمیر میں استصواب رائے کی چینی تجاویز کو پاکستانی وفد مشکوک نگاہوں سے دیکھ رہا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جنرل لسمو چیانگ کائی شک پنڈت نہرو کے پرانے دوست ہیں۔ چینی تجاویز کے متعلق خیال کیا جا رہا ہے کہ انہیں نئی دہلی اور نانکنگ کے درمیان باہمی گفت و شنید کے ذریعے ہی مرتب کر لیا گیا تھا۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ چینی صدر کے تبدیل ہو جانیکے بعد فضا پاکستان کے حق میں سازگار ہو جائیگی یا نہیں۔ بالخصوص یہ تجویز کہ رائے شماری کی تکمیل تک ہندوستانی فوجیں کشمیر میں موجود رہیں، پاکستان کے نزدیک ہرگز قابل قبول نہیں ہے۔ یہاں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اگر پاکستانی فوجوں کو بھی اس کام میں شرکت کی اجازت دیدی گئی تو قبائلی پٹھانوں کو کسی حد تک روکا جا سکے گا۔ (اسٹار)

آزاد ہند فوج کے ممبر ہندوستانی فوج میں بھرتی نہیں ہو سکتے

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم انڈین یونین نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ حکومت آئی۔این۔اے کے ارکان کو ہندوستانی فوج میں بھرتی نہیں کرے گی۔ البتہ پولیس اور ہوم گارڈ میں انہیں لینے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ آپ نے کہا آئی۔این۔اے کے ارکان کی مدد کے لئے حکومت نے تیس لاکھ روپے کی رقم مخصوص کر لی ہے۔

گودھرا (بمبئی) میں شدید فرقہ وارانہ فساد

کراچی ۲۹ مارچ گذشتہ ہفتے کے روز صوبہ بمبئی کے شہر گودھرا میں شدید فرقہ وارانہ فساد کی خبر ملی ہے کہا جاتا ہے کہ ہندوؤں اور سکھوں نے مل کر مسجدوں میں مورتیاں نصب کرنیکی کوشش کی۔ مقامی مسلمانوں کو جب اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے موقعہ پر پہنچکر انہیں اس حرکت سے باز رہنے کی تلقین کی لیکن وہ باز نہ آئے بات بڑھ گئی جس کی وجہ سے شدید فرقہ وارانہ فساد رونما ہو گیا۔ (باقی صفحہ ۸ کالم ۴ پر)

دستور ساز اسمبلی میں مغربی پنجاب کو دو اور نشستیں دینے کی سفارش

سندھ کو ایک نشست دی جائیگی

کراچی ۲۹ مارچ۔ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے صدر نے اسمبلی کی نشستوں کا از سر نو انتظام کرنے کے سوال پر غور و خوض کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی اُس نے چار دن کے اجلاس کے بعد اپنی رپورٹ مرتب کر لی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ رپورٹ میں یہ سفارش کی گئی ہے کہ چونکہ مغربی پنجاب میں قریباً ساٹھ لاکھ مسلمان مہاجرین آ گئے ہیں اس لئے اسے دو اور نشستیں دیدی جائیں۔ اس طرح سندھ کو بھی ایک اور نشست دیدی جائے کیونکہ وہاں پر بھی کافی مہاجرین کو بسایا گیا ہے (ا-پ)

انڈین یونین میں شمولیت کے سلسلے میں میرا خط شائع کیجیے!

خان قلات کا لارڈ مونٹ بیٹن سے مطالبہ

کوئٹہ ۲۹ مارچ۔ خان قلات نے ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ مونٹ بیٹن کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں آپ نے ہندوستان کے ریاستی محکمہ کے اس بیان کی پُر زور تردید کی ہے کہ دو ماہ پہلے انہوں نے قلات کو انڈین یونین میں شامل کرنے کے لئے درخواست کی تھی۔

خان قلات نے لکھا ہے کہ اس سلسلے میں اگر میرا کوئی خط انڈین یونین کے پاس موجود ہے تو وہ خط بلا تامل شائع کر دینا چاہیئے۔ تاکہ لوگوں کو صحیح صورتِ حالات کا علم ہو سکے (ا-پ)

ہندوستان میں پاکستان کا نیا ہائی کمشنر

کراچی ۲۹ مارچ۔ وزارتِ خارجہ کی طرف سے ایک اعلان مظہر ہے کہ خواجہ شہاب الدین کو ڈاکٹر زاہد حسین کی جگہ ہندوستان میں پاکستان کا ہائی کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ خواجہ ناظم الدین کے چھوٹے بھائی ہیں۔ (ا-پ)

ڈاکٹر سیانگ عمداً کشمیر کو ہندوستان کے حوالے کرنا چاہتے ہیں!

یک طرفہ چینی تجاویز پر نائب امام مسجد احمدیہ لنڈن کی کڑی نکتہ چینی

لنڈن ۲۹ مارچ۔ مولانا ظہور احمد باجوہ نائب امام مسجد احمدیہ لنڈن نے اسٹار نیوز ایجنسی کے نامہ نگار کو بیان دیتے ہوئے مسئلہ کشمیر کے متعلق ڈاکٹر سیانگ کی یکطرفہ تجاویز پر انتہائی حیرت کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا "شیخ عبداللہ کی بدنام حکومت کے زیر انتظام استصواب رائے کرانیکی تجویز اور پھر اس حال میں کہ ہندوستانی فوجیں وہاں موجود ہوں عملاً کشمیر کو ہندوستان کے حوالے کرنیکے مترادف ہے۔ شیخ عبداللہ نے ابھی حال میں ہی اعلان کیا تھا کہ ہم موت قبول کر لیں گے لیکن پاکستان میں کبھی شامل نہ ہوں گے۔ اگر اب بھی پاکستان کو رائے شماری کی نگرانی کے مساوی حق سے محروم کرنے کے بعد جمعیت اقوام یہ سمجھتی ہے کہ شیخ عبداللہ کی حکومت کی موجودگی میں باشندگانِ کشمیر اپنی صحیح اور سچی رائے کا اظہار کر سکیں گے تو وہ خود اپنے آپ کو دھوکے میں ڈال رہی ہے۔ (باقی صفحہ ۸ کالم ۱ پر)

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مستقل ہوائی سمجھوتہ کیلئے گفتگو

کراچی ۲۹ مارچ معلوم ہوا ہے کہ ۳۱ مارچ کو کراچی میں حکومت پاکستان اور انڈین یونین کے نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی جسمیں دونوں حکومتوں کے درمیان مستقل ہوائی سمجھوتہ کرنے کے سلسلے میں بات چیت کی جائیگی۔ دونوں حکومتوں کے درمیان اس سلسلے میں جو عارضی سمجھوتہ ہوا تھا اس کی میعاد ۳۱ مارچ کو ختم ہو جائیگی (ا-پ)

لنکا اور پاکستان کے درمیان ہائی کمشنروں کا تقرر

کراچی ۲۹ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے لنکا میں اور حکومت لنکا نے پاکستان میں اپنے ہائی کمشنر بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اقدام کا مقصد یہ ہے کہ دونوں حکومتوں کے دوستانہ تعلقات اور زیادہ مضبوط ہو جائیں۔

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل ایل بی

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ایک عظیم الشان مینار ہے جو قیامت تک روشنی دیتا چلا جائیگا"

"قادیان کا مینار دراصل تصویری زبان میں ہمارا یہ اقرار ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج سے ہمارے مہمان ہیں اور آپکے لئے ہم ہر قربانی کرنے کیلئے تیار ہیں"

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح پرور تقریر

(مرتبہ خورشید احمد)

لاہور ۲۸ مارچ ۔ آج ۱۰ بجے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس شروع ہؤا ۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی ۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریر شروع فرمائی ۔ جس کا کسی قدر ملخص اپنے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے ۔

السلام علیکم اور دعا کے پیغام

تقریر کے شروع میں حضور نے بتایا کہ قادیان میں مقیم احمدی احباب اور امریکہ کی جماعت کی طرف سے بذریعہ تار یہ پیغام آئے ہیں کہ تمام حاضرین جلسہ تک ان کی طرف سے السلام علیکم پہنچا دیا جائے اور دعا کی درخواست کی جائے ۔

امریکہ کے نو مسلموں کی مالی قربانی

حضور نے امریکہ کی جماعتوں کی مالی قربانی پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا اس دفعہ انہوں نے چندہ تحریک جدید میں سال گذشتہ کی نسبت دگنی سے زیادہ رقم دی ہے ۔ ان کا سالانہ چندہ دو ہزار ڈالر یعنی پچیس سو روپیہ بنتا ہے ۔ یہ رقم اس ملک کے مقابلہ میں جو اسلام کے خلاف شدید تعصب رکھتا ہے ۔ اور جو ہر سال کروڑوں روپیہ عیسائیت کی تبلیغ کے لئے خرچ کرتا ہے یہ رقم بظاہر معمولی نظر آتی ہے ۔ لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ وہاں پر اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے ۔ نئی نئی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں اور وہاں کے نو مسلم اپنی قربانی اور اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں ۔ تو پھر یہ رقم معمولی رقم نظر نہیں آتی ۔ یہ رقم یقیناً پچیس ہزار سے پچیس لاکھ پچیس لاکھ سے پچیس کروڑ اور پچیس کروڑ سے پچیس ارب بننے والی ہے انشاء اللہ تعالیٰ ۔

ہالینڈ اور جرمن کے نو مسلم

حضور نے اس امر پر بھی خوشی ظاہر فرمائی کہ ہالینڈ اور جرمنی کے نو مسلموں میں دیگر ممالک کی نسبت تبلیغ اسلام کا بہت زیادہ جوش پایا جاتا ہے ۔ ان میں یہ خواہش بھی پائی جاتی ہے کہ وہ اپنا وطن چھوڑ کر یہاں آئیں اور یہاں پر اسلامی تعلیم حاصل کرکے واپس جائیں ۔ اور اپنے ملکوں میں تبلیغ کریں چنانچہ ایک جرمن نو مسلم جن کا اسلامی نام عبد الشکور رکھا گیا ہے ان کے متعلق اطلاع ملی ہے ۔ کہ اُن کے پاسپورٹ کا انتظام ہو رہا ہے اور وہ عنقریب تعلیم حاصل کرنے کے لئے یہاں آ جائیں گے ۔

"سیر روحانی"

اس کے بعد حضور نے سیر روحانی کے موضوع پر تقریر شروع فرمائی ۔ ابتدا میں حضور نے بتایا کہ اس مضمون کا محرک ۱۹۳۸ء کا ایک سفر تھا جس میں حیدر آباد ۔ آگرہ اور دہلی کے بہت سے آثار قدیمہ دیکھنے کا موقعہ ملا تھا ۔ حضور نے فرمایا ۔ ان آثار قدیمہ کے دیکھنے سے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہؤا کہ آیا ان مادی آثار مثلاً قلعہ ۔ مینار ۔ مقابر وغیرہ کے مقابلہ میں قرآن مجید نے کوئی روحانی قلعہ ۔ مینار مقابر وغیرہ بھی پیش کئے ہیں یا نہیں آخر سوچتے سوچتے اور قرآن کریم پر غور کرنے سے مجھے معلوم ہؤا کہ یہ مادی یادگاریں تو کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتیں اصلی یادگاریں تو وہی ہیں جو ہمارے خدا نے قرآن مجید میں پیش کی ہیں ۔ تب میرے منہ سے یہ فقرہ بے اختیار نکلا کہ میں نے پا لیا میں نے پا لیا ۔ وہ روحانی آثار قدیمہ کیا ہیں ؟ حضور نے بتایا کہ اس موضوع پر گذشتہ سالوں میں تین لیکچر میں پہلے دے چکا ہوں آج کے لیکچر میں یہ بتاؤں گا ۔ کہ مادی طور پر جو مینار دنیا میں بنائے جاتے ہیں ان کے بالمقابل قرآن مجید نے بھی ایک روحانی مینار پیش کیا ہے ۔ ایسا مینار کہ دنیا کے میناروں کو اس کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں ہے ۔ کیونکہ اکثر پرانے مینار ایسے ہیں جن کے بنانے والوں کے متعلق بھی دنیا میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن دنیاوی میناروں کے بالمقابل مقام محمدیت کا روحانی مینار ایسا ہے ۔ جس سے مینار کی تمام اغراض نہایت اعلیٰ طریق سے پوری ہوتی ہیں ۔

(۱) اس مینار کے طفیل ہر زمانہ میں ہزاروں ہزار آدمی خدا تک پہنچے اور پہنچتے رہیں گے (۲) اس مینار کی برکت اور فیض کے ذریعہ سے محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے سے ہر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوئے اور پیدا ہوتے رہیں گے جنہیں امور غیبیہ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم دیا جاتا ہے ۔ چنانچہ ہر صدی کے سر پر مجدد اسلام میں مبعوث ہوتے رہے اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ امور غیبیہ کا اظہار ہؤا ۔ دوروں کا تو کیا ذکر

> ایک بچہ تو اپنے ماں باپ کی محبت کی وجہ سے ہر بات میں اُن کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے ۔ لیکن افسوس کہ آج ایک مسلمان کے دل میں اپنے عظیم الشان روحانی باپ درسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کرنے کی خواہش پیدا نہیں ہوتی ۔ وہ منہ سے تو کہیگا کہ اسلامی حکومت قائم ہونی چاہیئے لیکن خود اسلام پر عمل نہیں کرتا ۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزاروں احکام ایسے ہیں جن پر عمل کرنے کے لئے کسی بیرونی طاقت یا قانون کی ضرورت نہیں ہے ہر شخص ان پر عمل کر سکتا ہے ۔ (حضرت امیر المومنین)

قرآن مجید کا پیش کردہ روحانی مینار

مادی مینار کے مقابل میں قرآن مجید نے کونسا روحانی مینار پیش کیا ہے ؟ حضور نے قرآن مجید کی مختلف آیات سے نہایت لطیف استدلال کرتے ہوئے ثابت فرمایا ۔ قرآن مجید نے مقام محمدیت کو روحانی مینار قرار دیا ہے یہ وہ عظیم الشان مینار ہے ۔ جس سے وہ تمام اغراض مدرجۂ اتم پوری ہو رہی ہیں جن کو مد نظر رکھ کر لوگ مینار تعمیر کیا کرتے ہیں ۔ پرانے زمانہ میں لوگ بالعموم اس لئے مینار بنایا کرتے تھے تاکہ (۱) آسمان سے نسبتاً قریب ہو کر فرشتوں اور ارواح سے باتیں کی جا سکیں ۔ (۲) مینار پر روشنی کی جائے جو اندھیرے میں مسافروں کی رہنمائی کر سکے (۳) ستاروں کی گردش کے ذریعے امور غیبیہ کا علم حاصل ہو سکے (۴) مینار بنانے والے کا نام دنیا میں قائم رہے ۔

حضور نے فرمایا حقیقی طور پر ان تینوں اغراض میں سے کوئی غرض بھی تو مادی میناروں سے حاصل نہیں ہوتی نہ یہ مینار انسان کو فرشتوں کے قریب کرتے ہیں نہ تمام مینار روشنی دیتے ہیں بلکہ اگر روشنی ہو بھی تو وہ ان میناروں کی ذاتی روشنی نہیں ہوتی اسی طرح یہ بھی نہیں سمجھا جا سکتا کہ یہ مینار بنانے والے کا نام روشن کرتے

خود میرا یہ حال ہے کہ مینار محمدیت کے طفیل اللہ تعالیٰ مجھے بھی بہت سی غیب کی خبریں بتاتا رہتا ہے جو اپنے وقت پر حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوتی ہیں ۔ چنانچہ انگلستان کے گذشتہ انتخابات میں لیبر پارٹی کی فتح ۔ جنگ کے متعدد واقعات اس طرح قادیان کے موجودہ حالات وغیرہ کئی باتیں ایسی ہیں جن کی سالہا سال قبل اللہ تعالیٰ نے مجھے خبریں دیں اور وہ اپنے وقت پر پوری ہوئیں ۔ (۳) یہ مینار ہر زمانے میں روشنی دیتا ہے ۔ چنانچہ قرآن مجید اور احادیث میں بیان کردہ پیشگوئی کے مطابق ہر صدی کے سر پر مجدد پیدا ہوتے ہے ۔ اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ۔ یہ تمام وجود مقام محمدیت کے مینار کی روشنی کو ظاہر کرتے رہے ہیں خشکی تری ۔ سمندر ۔ پہاڑ غرض دنیا کی کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں یہ مینار روشنی نہ دے سکے اس مینار سے روشنی حاصل کرنے کی کنجی درود شریف ہے جب بھی تم صحیح طریق سے اس کنجی ...... استعمال کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح تمہیں حاصل ہو جائے گی (۴) اس مینار کا اور جن لوگوں نے اس سے فائدہ حاصل کیا ۔ اُن کا نام ہمیشہ عزت و احترام سے یاد کیا جائے گا ۔ دنیوی بادشاہ مر جاتے ہیں تو کوئی اُن کو پوچھتا بھی نہیں ۔ لیکن خدا کے انبیاء اور اولیاء کی شان میں آج بھی دنیا گستاخی برداشت نہیں کرتی

قادیان کے مینار کا مقصد

حضور نے فرمایا حدیث میں جو یہ آتا ہے کہ مہدی منارۃ البیضاء کے قریب مبعوث ہوگا ۔ اس کا مطلب بھی یہی تھا کہ وہ مقام محمدیت کے قریب ہوگا ۔ اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے قادیان کی مسجد اقصیٰ میں جو مینار بنایا گیا ہے ۔ دراصل اس کے ذریعے ہم نے تصویری زبان میں ہم میں سے ہر شخص نے یہ اقرار کیا ہے کہ ظلمت کے زمانہ میں آج ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دل کے گھر میں مہمان لائے ہیں ۔ اور ہم آج یہ اقرار کرتے ہیں کہ ہم آپکی خاطر اور آپ کے نام کی بلندی کی خاطر دنیا کی ہر تکلیف برداشت کرنے اور ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ خواہ ساری دنیا آپ کو چھوڑ دے مگر ہم آپ کو نہیں چھوڑیں گے ۔

یہ ایک مقدس عہد ہے جو قادیان کے مینار کے ذریعے ہم میں سے ہر شخص نے تصویری زبان میں کیا ہے ۔ اب اس عہد کو پورا کرنا جماعت کا فرض ہے ۔

آخیر میں حضور نے فرمایا ۔ افسوس آج مسلمان مینارہ محمدیت سے فیض حاصل نہیں کرتا ۔ اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے سے غافل ہے مغربی فلاسفروں کی اتباع کرنا تو چاہتا ہے وہ یہ تو چاہتا ہے کہ میں چھوٹا شکسپیئر بن جاؤں چھوٹا فرائڈ بن جاؤں لیکن افسوس کہ اس کے دل میں یہ خواہش پیدا نہیں ہوتی کہ میں چھوٹا محمد صلعم بن جاؤں ایک بچہ تو اپنے ماں باپ کی محبت کی وجہ سے ہر بات میں انکی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن افسوس کہ آج کے مسلمان کے دل میں اپنے عظیم الشان روحانی باپ کی نقل کرنے کی خواہش پیدا نہیں ہوتی ۔ وہ منہ سے تو کہے گا ۔ کہ اسلامی حکومت قائم ہونی چاہیئے ۔ لیکن خود اسلام پر عمل نہیں کرتا ۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزاروں احکام ایسے ہیں ۔ جن پر عمل کرنے کے لئے کسی بیرونی طاقت یا قانون کی ضرورت نہیں ہے ہر شخص ان پر عمل کر سکتا ہے

میں اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ تمہارا سب سے بڑا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ خواہ کتنا ہی چھوٹا سہی مگر ہر حال تم چھوٹے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن جاؤ تاکہ جب کوئی غیر تمہیں دیکھے تو تمہاری زندگی میں سے اُسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کی ایسی جھلک نظر آ جائے کہ وہ سب سے بڑے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھنے کے لئے اور اُس کا غلام بننے کے لئے بیتاب ہو جائے

روزنامہ الفضل لاہور
۳۰ مارچ ۱۹۴۸ء

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ

مسٹر براؤن میک ماہون سابق صدر متحدہ اٹامک انرجی کمیشن نے اپنے ایک مضمون میں بیان کیا ہے کہ امریکہ کے پاس روئے زمین سے تمام انسانی زندگی کا صفایا کر دینے کے لئے کافی ریڈیائی قوت کا سامان موجود ہے۔ اور اس کے پاس امریکہ یعنی ۶۶ ہزار مربع میل کے رقبہ میں سے تمام زندگی کو ختم کرنے کے لئے ایسے سامان کو استعمال کرنے کے ذرائع بھی کافی موجود ہیں۔ اسی طرح روس کے پاس بھی ریڈیائی قوت کا اتنا ہی سامان موجود ہے۔ اور اسے بھی وہ ذرائع معلوم ہیں۔ جس سے وہ اس قوت کو استعمال کر کے ایک قوم کی قوم کو فنا کر سکتا ہے۔ لیکن اب تک اٹمی قوت میں ایسی علمی دریافتیں بھی ہو چکی ہیں۔ کہ جو اس قوت کے جنگی امکانات سے بھی زیادہ اہم ہیں۔ جو انسان کو محنت مشقت سے بالکل آزاد کر سکیں گی اس آزادی کے حصول کے لئے مشینیں تیار ہو رہی ہیں۔ جس دن ہماری توجہ اس کے جنگی استعمال کی طرف سے پھر گئی۔ تو ہر شخص کے ہاتھ میں اتنی قوت آ جائیگی۔ جس کا خواب و خیال بھی نہیں ہو سکتا۔ الغرض یا تو زمین کے پرخچے اڑ جائینگے۔ اور یا پھر یہ ایک بہشت بن جائیگی۔

اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی عقل نے قدرت کے خزانہ قوت پر کس قدر قابو حاصل کر لیا ہے۔ اور کس تیزی سے نئی نئی قوتیں دریافت ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ جہاں تک مادی قوتوں کو انسانی قابو میں لانے کا سوال ہے عصر حاضر نے واقعی کمال کر دیا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ آیا اس قدر اقتدار حاصل کرنے کے باوجود انسان نے کوئی حقیقی ترقی بھی کی ہے۔ [illegible] تو قدرت کے کارخانے میں شروع سے موجود چلی آتی ہے۔ اور وسعت کے مطابق انسان اس سے کام لیتا رہا ہے۔ قدرت کی ہر چیز میں طاقت کے بے پناہ خزانے موجود ہیں۔ لیکن قوت اپنی ذات میں بھی نہ بری۔ اس کی اچھائی یا برائی اس کے استعمال سے معلوم ہوتی ہے۔ جو کہ انسان اس سے لیتا ہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ جب لوہا دریافت نہیں ہوا تھا۔ تو انسان کو قتل کرنے کے لئے پتھر استعمال کیا جاتا تھا۔ پھر لوہا دریافت ہوا۔ تو تلوار برچھے چھرے اور کئی قسم کے سامان ہلاکت ایجاد کئے گئے۔ اس کے بعد بارود اور آج ایٹم اور اسی قسم کی سینکڑوں ہلاکت کی قوتیں انسان نے نکال لی ہیں۔ اور اب نوبت یہاں تک پہونچ گئی ہے۔ کہ اگر چند سائنسدان ملکر چاہیں تو تمام دنیا کے پرخچے اڑا سکتے ہیں۔ جب پتھر [illegible] استعمال ہوتے تھے۔ تو ہلاکت کا امکان بھی کم تھا۔ لیکن [illegible] کی دریافت سے بہت زیادہ ہو گیا۔ آہستہ آہستہ انسان اس حالت کو پہونچ گیا ہے۔ کہ ہلاکت کی بے پناہ قوت اس کے قبضہ میں آگئی ہے۔ پہلے ایک یا دو یا دس بیس یا سینکڑوں اور ہزاروں آدمی ایک دفعہ ہلاک ہو سکتے تھے۔ اب لاکھوں کروڑوں ہی نہیں بلکہ ساری کی ساری ذی حیات دنیا ایک دم میں فنا کے گھاٹ اتاری جا سکتی ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ جوں جوں انسان زیادہ قوت پر قابو پاتا چلا آیا ہے۔ پہلے وہ اس کا استعمال اپنی جنس کے فنا کرنے میں کرتا رہا ہے۔ اور بعد میں دوسری اہم ضروریات کے لئے استعمال نکالتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اب جبکہ انسان کے ہاتھ میں ہلاکت کی بے پناہ قوت آ چکی ہے۔ تو کس بات کا زیادہ امکان ہے کہ وہ اپنی عادت کے مطابق پہلے اس کو فنا ہی کے لئے استعمال کرے گا۔ ظاہر ہے کہ اب اگر انسان نے ایسا کیا۔ تو پھر ان قوتوں کے صحیح استعمال کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔ کیونکہ جب دنیا ہی نہ رہے گی۔ تو صحیح استعمال کریگا کون؟

اس لئے کیا یہ ایک بڑا لمحہ نہیں جب انسان سوچے کہ اسے کیا کرنا ہے؟ لیکن جس روش پر دنیا جا رہی ہے ہمیں ڈر ہے کہ شائد اس بڑے لمحہ کا فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ سب نظریاتی تفریق و تشتت کے شکار ہو رہے ہیں۔ مادی انتفاع کی بجلیوں نے سب کی آنکھوں سے حقیقی روشنی اچک لی ہے۔ ہم انسانی فطرت کا وہ گہرا اصول یعنی اخلاق نسل و وطن کے غبار میں کھو بیٹھے ہیں۔ فرد فرد کو اور قوم قوم کو کھا جانا چاہتی ہے۔ ہر ایک دوسرے کو دشمن سمجھتا ہے۔ جب یہ حالت ہے تو زیادہ قرین قیاس یہی بات ہے۔ کہ دنیا کا صفایا ہو کر رہیگا۔

جب انسان کے قبضہ میں موجودہ قوتوں سے بہت تھوڑی قوتیں تھیں۔ کئی بار پہلے بھی لوگوں نے یہی خیال کیا۔ کہ اب دنیا فنا ہو کر رہے گی۔ اب یہ بچ نہیں سکتی۔ کم سے کم یہ تو اکثر ہوا ہے۔ کہ دنیا کے کسی محدود حصہ میں لوگوں نے یہی خیال کیا۔ اب انسان نہیں بچ سکتا۔ لیکن پھر بھی دنیا بچ نکلتی رہی ہے۔ انسان نے تو فنا کے پورے ساز و سامان مہیا کئے اور نیست ہو جانے کے لئے بار بار اپنے ہاتھ سے چتا میں ڈالی۔ لیکن کوئی ہاتھ ہمیشہ قوت پر امداد کو پہنچتا رہا۔ وہ ہاتھ کیا ہے؟ وہ ہاتھ وہی ہے جس نے انسان کو بنایا۔ جس نے یہ قوت کے خزانے بنائے۔ اور جس نے انسانی دماغ کو ان قوتوں کو تسخیر کرنے کی قوت تفویض کی۔ وہ ہاتھ اب بھی موجود ہے۔ وہ ہاتھ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ سب زمانوں سے بڑھ کر آج وہ دنیا کو بچانے کے لئے آئے گا اور ضرور آئیگا۔ آج بڑھ کر کبھی پہلے دنیا تباہی کے کنارے پر کھڑی نہیں ہوئی۔ اور جب بھی دنیا کبھی اس طرح تباہی کے کنارے پر کھڑی ہوئی ہے تو

انسانی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ نے بڑھ کر اس کو بچا لیا ہے۔ جس طرح یہ تاریخ بتاتی ہے کہ انسان بار بار تباہی کے کنارے پر کھڑا ہوتا رہا ہے۔ اسی طرح یہ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ اس نے بار بار انسان کو بچایا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیں۔ ورنہ نتیجہ ظاہر ہے کیونکہ اب یہ زمین یا تو بہشت بنے گی۔ اور یا بالکل اس کا صفایا ہو جائیگا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی

مجلس علم و عرفان

موجودہ حالت کی اصلاح صرف نبی ہی کر سکتا ہے

بمقام بریٹن ولا کراچی

مرتبہ: خورشید احمد صاحب

کراچی ۱۶ ماہ امان۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شیخ عبدالرشید صاحب ولد شیخ عبدالحکیم صاحب مرحوم ساکن ریاست نابھہ کا سعیدہ بیگم صاحبہ بنت حاجی محمد صدیق صاحب کے ساتھ نکاح کا اعلان فرمایا اور دعا کی۔ پھر مجلس احباب میں رونق افروز ہو کر حافظ شریف حسین صاحب آف بغداد سے بغداد کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ اس کے بعد حضور نے احباب کو چند نصائح فرمائیں جن کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اسلامی ممالک میں بے دینی کا دور دورہ

فرمایا آپ لوگوں نے سنا ہوگا کہ میرے دریافت کرنے پر حافظ صاحب نے بتایا ہے کہ بغداد کی دینی حالت سخت خراب ہو چکی ہے۔ صرف بعض علاقوں کے شیعہ اپنے رسم و رواج کی پابندی کر لیتے ہیں۔ یا بعض پرانے خاندانوں کے افراد ہیں۔ جو پرانی روایات کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اس کے سوا باقی سب لوگوں میں سے عملاً اسلام ختم ہو چکا ہے۔ یہ ان علاقوں کی حالت ہے۔ جن کے متعلق کسی زمانہ میں ہمارے مخالفین یہ کہا کرتے تھے۔ کہ اگر احمدیت سچی ہے۔ تو یہ ممالک کیوں اسے نہیں جانتے۔ جب میں حج کو گیا۔ تو خود میں نے دیکھا کہ مصر میں عوام بھی اور علماء بھی سب ہوٹلوں میں شراب پیتے تھے۔ گویا ان مقامات کی حالت جہاں سے اسلام پیدا ہوا اور جو اسلام کا گہوارہ سمجھے جاتے ہیں۔ اب نہایت خراب ہو چکی ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے۔ کہ اسلام کی جڑیں ہر جگہ اور ہر مقام سے اب اکھڑ چکی ہیں اور سوائے آسمانی مامور کے اب اس حالت کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔

موجودہ حالت کی اصلاح صرف نبی ہی کر سکتا ہے

فرمایا کل ہی ایک صاحب ملنے کے لئے آئے وہ کہنے لگے میں نوے فیصدی خاکسار رہا ہوں۔ کیونکہ میں خاکساری اصول سے الگ نہیں ہوں۔ البتہ اس کے لیڈر سے الگ ہوں۔ میں نے ان سے کہا کہ جن اصولوں کو آپ پیش کرتے ہیں۔ آیا وہ نئے ہیں یا وہی پرانے اصول ہیں جو قرآن اور حدیث میں موجود ہیں۔ اگر پرانے ہی اصول ہیں تو پھر انہیں خاکساری اصول کیوں کہتے ہیں۔ پھر میں نے ان سے کہا قرآن مجید میں آدم سے لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک کئی نبیوں کا ذکر آتا ہے۔ پھر ان کے زمانہ کے آخر [illegible] قوموں اور ان کے ذریعہ اصلاح کرنے کا بھی ذکر آتا ہے۔ لیکن آپ یہ بتائیں۔ کہ ان تغیرات کے سلسلہ میں کسی جگہ کسی علامہ کا ذکر بھی آتا ہے۔ یا ہر جگہ نبی کا ذکر ہی ہے۔ اگر اس قسم کے پُرفتن زمانوں میں علاموں سے کام چل سکتا ہے۔ تو پہلے کیوں علامہ پیدا نہ ہوتے رہے اگر ہر زمانہ کی اصلاح کے ذکر میں نبی کا نام ہی آتا رہا۔ تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آج تک یہ کبھی بھی نہیں ہوا۔ کہ کوئی خرابی پیدا ہوئی ہو۔ اور اس کی اصلاح کے لئے علامہ سے کام چل گیا ہو۔ کلی اصلاح ہمیشہ نبیوں کا ہی کام رہا ہے۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ مامور کی کامیابی میں انسانی کوشش کا ضرور دخل ہوتا ہے۔ اگر مامور کی جماعت اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر دے۔ تو جلد کامیابی ہو جاتی ہے۔ ورنہ دیر سے کامیابی ہوتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چند سالوں کے بعد ہی کامیابی حاصل ہو گئی۔ لیکن حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو تین سو سال بعد اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کو قریباً اسی سال بعد کامیابی حاصل ہوئی۔ یہ فرق صرف اسلئے ہو کہ حضرت عیسےٰ اور حضرت موسےٰ کی جماعتوں نے اپنی ذمہ داری کو پوری طرح ادا نہ کیا لیکن صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح سمجھا۔ اور پھر پوری طرح ادا کیا۔ اور اپنے دماغوں کو ادھر ادھر کی فضول باتوں میں نہ لگایا۔

اس زمانہ میں ہماری جماعت بھی اسی مقام پر کھڑی ہے ہمارے ساتھ بھی اللہ تعالےٰ اسی رنگ میں سلوک کرے گا جس طرح پہلے زمانہ میں وہ نبیوں کی جماعتوں سے کرتا رہا ہے۔ اگر ہم نے اپنے فرائض کو پوری طرح ادا نہ کیا تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کی جماعتوں کی طرح ہماری کامیابی کا زمانہ بھی لمبا ہو جائے گا۔

فرمایا ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے رنگ اور اپنے خیال کو باطل چھوڑ دیں۔ اور جو کچھ قرآن کہتا ہے [illegible] کریں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ہماری جماعت کے افراد میں مغربیت اور راحت کی روح پائی جاتی ہے۔ [illegible] سے جاتا ہے۔ تو ان سب چیزوں کو چھوڑ کر [illegible] بھی بننا پڑے گا۔ جیسا کہ قرآن کریم کا منشاء ہے۔

بعض دوست مجھے بار بار پوچھتے ہیں کہ بتائیے قادیان واپس کب جائینگے۔ میں انہیں کہتا ہوں کہ قادیان [illegible]

جاؤ گے۔ جب تمہارے دلوں میں ایک نیک تبدیلی پیدا ہو جائیگی۔ اگر عیسائیوں کی طرح یہ تبدیلی تم نے دیر سے اپنے اندر پیدا کی۔ تو تم پونے تین سو سال کے بعد قادیان جاؤ گے۔ اور اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے نمونہ پر عمل کروگے۔ تو اللہ تعالےٰ جلدی ہی تمہیں قادیان لے جائے گا۔ اللہ تعالےٰ کی مہربانی اور شفقت تو سب کے ساتھ ہی ہے۔ لیکن اس کی مہربانی بندے کے عمل کے ساتھ بڑھتی گھٹتی رہتی ہے۔ بندے کا جتنا ظرف ہوتا ہے۔ اسی کے مطابق اللہ تعالےٰ کا اس سے سلوک ہوتا ہے پس بجائے ان سوالوں میں پڑنے کے اپنے دل کو فتح کرنے کی کوشش کرو۔ تو تمہارے دل میں خدا آ جائے گا۔ تو قادیان خود بخود مل جائے گا۔

آخر قادیان یا مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ اور بیت المقدس کیوں مقدس ہیں۔ اسی لئے مقدس ہیں تا کہ خدا نے انہیں مقدس کہہ دیا۔ وہ اگر کسی اور مقام کو مقدس کہہ دیتا۔ تو وہی مقدس ہو جاتا۔ اس سے صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ ساری تقدیس خدا کے ساتھ ملنے میں اور اس کے ساتھ وابستہ ہو جانے میں ہے۔ پھر تم کیوں نہیں اپنے آپ کو ہی خدا کے ساتھ وابستہ کر دیتے۔ تا کہ تم جس جگہ رہو۔ وہی خدا مقدس کر دے۔ پس بجائے ان سوالوں کے پیچھے پڑنے کے کہ قادیان کب ملے گا تمہیں چاہیئے کہ اپنے دل کو پاکیزہ کرنے کی کوشش کرو۔ اور خدا کے ساتھ مل جانے کی کوشش کرو۔ اگر تم اس کوشش میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ تو قادیان بھی تمہیں یقیناً مل جائے گا۔ اور تم جس جگہ بھی جاؤ گے۔ خدا اسے تمہارے لئے بابرکت اور مقدس کر دیگا۔

تربیت اولاد

قرآن کریم میں ہے یا ایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا۔ کہ اے لوگو جو ایمان لانے کا دعوےٰ رکھتے ہو۔ اگر تم فی الواقعہ ایماندار ہو۔ تو تمہارا یہ کام ہونا چاہیئے کہ اپنے آپ کو بھی نیک اعمال کر کے جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی اس آیت میں مومن کو ذمہ وار قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت ایسے رنگ میں کرے۔ کہ وہ خدا کے جہنم سے بچ سکے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تربیت اولاد کے سلسلہ میں فرمایا کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز اور احکام اسلام کی تلقین کرنی چاہیئے۔ اور اگر دس سال کا نہ پڑھے تو اسے مار کر پڑھوانی جائز ہے (بخاری) افسوس ہے کہ انسان دنیاوی کام سکھانے کے لئے اپنے بچوں کو مارتا ہے۔ اور غفلت اور کوتاہی پر تادیب کرتا ہے۔ لیکن اگر نہیں کرتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر۔ پس مومن کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کی تربیت کے بارہ میں غافل نہ ہو۔ اولاد کی تربیت فرض اولین سمجھے (نظارت تعلیم و تربیت)

کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ

اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو اور یہ مت خیال کرو کہ ہم تھوڑے ہیں

۲۸ مارچ۔ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ کوٹھی رتن باغ کے سامنے والے میدان میں منعقد ہوا۔ ہزاروں احباب مختلف مقامات سے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے۔ پورے دس بجے حضرت امام جماعت احمدیہ تشریف لائے۔ اور دعا کے بعد جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:-

حضرت امام جماعت احمدیہ کی افتتاحی تقریر

دسمبر کے جلسہ میں چونکہ مستورات اور بچوں کو آنے سے روک دیا گیا تھا۔ اس لئے میں نے اعلان کیا تھا کہ شاورت کے ساتھ ایک دن جلسہ کا بڑھا دیا جائے۔ تا وہ عورتیں اور بچے جو گذشتہ موقعہ پر نہیں آ سکے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔

آپ نے فرمایا اجتماع وہی بابرکت ہوتے ہیں۔ جو نیک ارادوں کے ساتھ شروع کئے جائیں۔ ہمارا یہ چھوٹا سا اجتماع یا قادیان کا اجتماع جس میں ۳۰۔۴۰ ہزار آدمی ہوتے تھے۔ دنیا کی دو ارب آبادی کے مقابلہ میں کونسی بڑی بات ہے۔ مگر ہمارے سامنے تو دو ارب نفوس کے قلوب کو فتح کرنا ہے۔ اس لئے ہمیں دیکھنا ہے کہ ہم کس رفتار سے جا رہے ہیں۔ اگر ہماری رفتار معقول طور پر معقول زمانے میں کامیاب ہو تو الحمد للہ۔ لیکن اگر ہماری رفتار اتنی سست ہے کہ صدیوں کا انتظار کرنا پڑے۔ تو یہ افسوس اور رنج کی بات ہے۔ پس محض جلسے جلوسوں اور اجتماعوں پر اکتفا نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ مومنانہ جوش اور اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت۔ تبلیغ اور اشاعت حق کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

اس کے بعد حضور نے اپنے چند خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا بے شک یہ مصائب کے دن ہیں۔ مگر آخر کٹ جائینگے چنانچہ میری یہ خوابیں بتا رہی ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیت کا مستقبل تاریک نہیں۔ خدا تعالےٰ ہمیں مشکلات پر غالب آنے کی توفیق دے گا۔ اور یہ ہی نہیں بلکہ ہمارے ذریعہ سے ہندوستان میں روحانی حکومت قائم کریگا۔ اور اس کے بعد جسمانی حکومت تو اس کے تابع ہوا ہی کرتی ہے۔ جب لوگ مسلمان ہو جائیں تو بادشاہ خود بخود ہی مسلمان ہو جاتا ہے۔ ہمیں یہ بات خوش نہیں کر سکتی۔ کہ زید یا بکر وزیر ہو۔ بلکہ ہماری خوشی تو یہ ہے۔ کہ لوگوں کے دلوں میں اسلام قائم ہو جائے۔ دنیا کا گورنر جنرل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہو۔ اور دنیا پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو۔ ہمارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ ہمارے بچے اور بیویاں ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں۔ مگر ہمیں یہ خوشخبری مل جائے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ تو یہ موت ہماری ہزاروں زندگیوں سے بہتر ہے۔ پس اپنی سستیوں کو ترک کرو۔ اور اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو اور یہ مت خیال کرو۔ کہ ہم تھوڑے ہیں۔ کیونکہ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ

اس کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔ اور تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب بی۔ اے کینٹب ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ آف سائیکالوجی گورنمنٹ کالج لاہور نے

اسلامی نظام حکومت کا خاکہ

کے عنوان پر اپنا تحقیقی مقالہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اسلامی نظام درحقیقت نظام خلافت کا ہی دوسرا نام ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد قائم ہوا۔ اور اس زمانہ میں بھی آیت استخلاف کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ یہ نظام قائم کیا گیا۔ آپ نے بتایا اسلام یہ سکھاتا ہے کہ تم عنان حکومت اس شخص کے ہاتھ میں دو جو اس کا اہل ہو۔ پھر حاکم کو بھی چاہیئے کہ عدل و انصاف سے کام لے۔ اور شاورھم فی الامر کے ماتحت جماعت کے مشورہ سے کام کرے اگرچہ وہ مشورہ کو رد کرنے کا پورا پورا اختیار رکھتا ہے۔ اور ضروری نہیں کہ ان کے ہر مشورہ کو وہ قبول بھی کرے۔ پھر دنیاوی حاکموں کے بالمقابل اس منتخب شدہ حاکم کو یہ امتیاز حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ ساری عمر کے لئے حاکم ہوتا ہے۔ اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کو معزول نہیں کر سکتی۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بیان کیا۔ کہ یہ نظام خلافت بعض دفعہ اپنے ساتھ دنیاوی حکومت کا بھی حامل ہوتا ہے۔ جیسے کہ خلفاء اربعہ خلیفہ بھی تھے۔ اور بادشاہ بھی لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر خلافت کے ساتھ دنیاوی حکومت بھی ضرور ہو۔ جیسے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بہت سے خلفاء ایسے تھے۔ جن کو دنیاوی حکومت حاصل نہ تھی اور اس میں حکمت یہ ہے کہ تا مسلمان سیاسی کشمکش میں ہی الجھ کر نہ رہ جائیں۔ اور اصل مقصد جو نفس کی پاکیزگی ہے اس سے دور جا پڑیں۔

اس کے بعد صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے مجاہد امریکہ نے

امریکہ میں تبلیغ اسلام

کے موضوع پر ایک پُر از معلومات تقریر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ امریکہ میں تین قسم کے لوگ آباد ہیں۔ اول وہ لوگ جو یورپ کے مختلف ممالک سے آئے ہیں۔ اور سفید لوگ کہلاتے ہیں۔ ان کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ دوم وہ لوگ جن کو آج سے ۳۰۰ سال پہلے سفید لوگ مغربی افریقہ سے غلام بنا کر لائے تھے۔ اور اب اگرچہ ۸۰ سال سے ان کو برائے نام آزادی ملی ہے۔ مگر سلوک اب تک بھی ان سے غلاموں کا سا ہی کیا جاتا ہے۔ وہ کوئی اعلیٰ ملازمت نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی گوروں سے مل جل سکتے ہیں۔ سوم وہ مسلمان جو عرب، شام، ترکی، البانیہ۔ یونان اور ہندوستان وغیرہ ممالک سے آئے ہیں۔ ان میں شامی مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔

آپ نے بتایا کہ سب سے پہلے ۱۹۲۰ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مشن کی بنیاد رکھی تھی۔ جب میں وہاں پہنچا۔ تو سب سے زیادہ مشکل سوال رنگ کا پیش آیا۔ اگر گوروں سے ملوں تو کالے ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کالوں سے ملوں تو گورے ناراض آخر بڑی تحقیق کے بعد مجھے یہ معلوم ہوا کہ شہر کے مرکزی حصہ میں یہ پابندی نہیں۔ اور گورے کالے سب کے سب بلا امتیاز وہاں جا سکتے ہیں۔ چنانچہ میں نے شہر کے مرکزی حصہ میں ایک چھوٹا سا دفتر حاصل کر کے تبلیغ شروع کر دی۔ اور اب خدا تعالےٰ کے فضل سے قریباً تیس شہروں میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ جن میں سے دس بارہ بڑے بڑے شہروں میں نہایت منظم طور پر اپنا کام کر رہی ہیں۔ اور وہاں کے لوگ چندوں میں باقاعدہ زیادہ حصہ لیتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے اور رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔ اور جب کوئی مشکل پیش آئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی اتباع میں نفلی روزے بھی رکھتے ہیں۔ درس قرآن کریم رمضان میں باقاعدہ ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ اس شوق کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ چنانچہ ملازم پیشہ لوگ دوران سال میں کوئی رخصت نہیں لیتے۔ اور کہتے ہیں کہ ہم رمضان میں یہ رخصت لیں گے۔ تا کہ درس سن سکیں۔

آپ نے فرمایا علاوہ لیکچروں کے ذریعہ تبلیغ کرنے کے بہت سا لٹریچر بھی شائع کیا گیا۔ جن میں لائف آف محمد۔ احمدیہ موومنٹ۔ ٹومب آف جیزز اور مسلم سن رائز رسالہ نے بہت بڑا کام کیا۔ اور اس قدر وہاں کے لوگوں کی توجہ کا باعث احمدیت کی تبلیغ ہوئی۔ کہ نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے ہمارے ایک جلسہ کو دیکھ کر کہا۔ کہ یہ چھوٹا سا جلسہ تھا مگر عیسائیت کو پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ ہوشیار ہوشیار۔

آخر میں آپ نے حاضرین جلسہ کو جماعت احمدیہ امریکہ کی طرف سے سلام پہنچاتے ہوئے ان کی کامیابی کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

آپ کے بعد جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مجاہد مغربی افریقہ نے

افریقہ میں تبلیغ اسلام

کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ افریقہ بھی مجموعہ اضداد ہے۔ ایک طرف تہذیب و تمدن سے عاری مردم خور برہنہ حبشی نظر آتے ہیں۔ تو دوسری طرف تہذیب مغرب کے دلدادہ نوجوان بھی موجود ہیں۔ جن کے کپڑے پیرس سے دھل کر آتے ہیں۔ اور پیرس کے چشموں کا پانی ڈبوں میں بند ہو کر ان کے لئے آتا ہے۔ ان میں تبلیغ کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے مبلغین کی تبلیغ کی وجہ سے ڈاکٹر زویمر جیسے مشہور انسان کو بھی کہنا پڑا کہ احمدیت کی تبلیغ کے باعث عیسائیت کی ترقی رک گئی ہے۔ سب سے پہلے ۱۹۲۱ء میں الحاج مولانا عبد الرحیم صاحب نیر افریقہ ہو گئے

اور اس قدر جانفشانی سے کام کرتے ہوئے احمدیت کی دیوانہ وار تبلیغ کی کہ ایک ایک دن میں ہزاروں ہزار انسانوں نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ اس کے بعد ۱۹۲۱ء میں خاکسار افریقہ گیا اور ۱۹۳۰ء تک کام کر کے واپس آیا پھر ۱۹۳۳ء میں دوبارہ افریقہ گیا اور ۱۹۴۷ء تک کام کر کے اب واپس آیا ہوں اس عرصہ میں مولوی نذیر احمد صاحب علی رئیس التبلیغ اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر گولڈ کوسٹ میں اور میں نائیجیریا میں کام کرتا رہا اب ۱۹۴۵ء میں مولوی عبد الخالق صاحب۔ ملک احسان الٰہی صاحب مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی مغفور کے ارشاد کے ماتحت وہاں پہنچ چکے ہیں اور آب و ہوا کی خرابی مناسب خوراک کی قلت اور عیسائی مشنوں کی سخت مخالفت کے باعث جو لوگوں کو روپیہ کا لالچ دیکر عیسائی بنانے میں کوشاں ہیں۔ برابر کام کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے اتنے کامیاب ہو چکے ہیں کہ عیسائیت بہت سخت خطرہ محسوس کرنے لگ گئی ہے۔ بعض عیسائی مشنوں کے پاس اپنے ہوائی جہاز بھی ہیں جو جلد جلد مختلف مقامات پر پہنچ کر ہماری مخالفت میں مصروف ہیں۔ مگر باوجود ان تمام مشکلات کے اب تک وہاں پر تین سو کے قریب ہماری جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور بہت سے سکول ہیں جن میں سینکڑوں طالب علم انگریزی اور عربی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بعض سکولوں کو حکومت کی طرف سے گرانٹ بھی ملتی ہے۔ اسی طرح سیرالیون گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا کے علاقوں ہی میں ہماری ڈیڑھ سو کے قریب مساجد ہیں۔ جن میں سے ۸۰ مساجد وہ ہیں۔ جن کی بنیاد رکھنے اور تعمیر کا کام کرنے کی خدا تعالےٰ نے خود مجھے سعادت بخشی۔ غرض ہمارے مبلغین کو عیسائی مشنوں کے مقابل نمایاں کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ علاوہ مرکز سے گئے ہوئے مبلغین کے تین درجن مقامی افریقن ہیں جو تعلیم اور تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ بعض ان میں سے فرنچ علاقہ میں تجارت وغیرہ کے رنگ میں جاتے اور تبلیغ کرتے ہیں۔ کیونکہ وہاں پر ہمیں جانے نہیں دیا جاتا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ ہماری ناچیز کوششوں کے نتیجہ میں اس وقت ۵۰ ہزار کے قریب احمدی وہاں موجود ہیں جو سلسلہ کی ہر قسم کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں اور احمدیت کی اشاعت کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کو ہر وقت تیار ہیں۔ آخر میں آپ نے جماعت افریقہ کی طرف سے حاضرین جلسہ کو ان کا سلام پہنچایا۔ اور ان کی خواہش کے مطابق ان کی ترقی اور کامیابی کے لئے دعا کی تحریک کی۔ اور پہلا اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔

مجلس شوریٰ ۱۹۴۸ء اور جلسہ سالانہ کے مختصر کوائف

مہمانان کرام کا خیر مقدم!

(از مکرم صاحب نامہ نگار الفضل لاہور)

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بعض مصالح کی بناء پر مجلس شوریٰ کے موقعہ پر بھی ایک دن جلسہ کے لئے تجویز فرمایا۔ چنانچہ ۲۶-۲۷ مارچ کو مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقد ہونے رہے اور ۲۸ مارچ کو جلسہ سالانہ دسمبر کے تتمہ کے طور پر ایک دن کا پروگرام رکھا گیا۔

جلسہ گاہ

۲۶ مارچ کو جمعۃ المبارک کی نماز جودھامل بلڈنگ سے ملحقہ میدان میں ادا کی گئی۔ بعد ازیں مجلس شوریٰ کی کارروائی رتن باغ کے اندر شروع ہوئی۔ جہاں قناتوں اور شامیانوں سے جلسہ گاہ تیار کی گئی تھی۔ نمائندگان کے لئے علیحدہ انتظام تھا۔ اور زائرین کے لئے الگ۔ ۲۷ مارچ کا اجلاس شوریٰ بھی وہیں منعقد ہوا۔ ۲۸ مارچ کو جلسہ کا پروگرام تھا۔ جلسہ گاہ سابقہ جگہ ہی پر وسیع انتظامات کے ساتھ تیار کی گئی تھی۔ سٹیج کے ایک طرف معزز مہمان کے لئے ۵۰۰ کرسیوں کا انتظام تھا۔ جلسہ گاہ سے متعلق جملہ انتظامات قائد مجلس لاہور کی معاونت میں جماعت لاہور نے بوجوہ احسن سرانجام دیئے

سامعین کی تعداد

کافی پہلے سے جلسہ کے متعلق الفضل میں اعلان ہوتا رہا۔ علاوہ ازیں پروگرام اور دعوت نامے کافی تعداد میں چھپوا کر معززین کو پہنچا دیئے گئے اور ایک دن قبل ریڈیو پاکستان پر اعلان کیا گیا نیز پریس کو بھی مدعو کیا اور حضرت اقدس ایدہ اللہ کی تقریر کے دوران میں پریس کی گیلری بھری ہوئی تھی۔ سامعین شماری کے لئے خدام مقرر تھے ان کی رپورٹ کیمطابق سامعین کی تعداد سوا چار ہزار تھی یہ وہ تعداد ہے۔ جو جلسہ گاہ کے اندر شمار کی گئی ورنہ جلسہ گاہ سے باہر دور تک۔ سڑک پر اور ہر گیٹ پر سینکڑوں آدمی موجود تھے جس کی وجہ سے سڑک بھی کھچا کھچ بھری ہوئی تھی

جلسہ گاہ کے عام انتظامات

صفائی اور پانی پلانے کا بہت اچھا انتظام تھا۔ روشنی اور لاوڈ سپیکر کا انتظام بھی کیا گیا تھا سائیکلوں کے لئے سائیکل سٹینڈ کا انتظام جماعت کی طرف سے تھا۔ کرسیوں اور سٹیج کے علاوہ فرش پر دریوں کا معقول انتظام تھا۔ معاونین اور والنٹیئرز کی فراہمی کے لئے خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر انتظام نزدیک ہی ایک کیمپ تھا۔ جہاں سے بوقت ضرورت کارکنان لئے جا سکتے تھے

زنانہ جلسہ گاہ

کوٹھی رتن باغ کے سامنے والے میدان میں مستورات کے لئے باپردہ جلسہ گاہ تھی۔ مردانہ جلسہ گاہ سے لاوڈ سپیکر کے ذریعہ پروگرام وہاں پہنچایا جاتا رہا۔ غیر احمدی معزز خواتین کے لئے ۱۰۰ کرسیوں کا علیحدہ انتظام تھا۔ مستورات کثرت کے ساتھ شامل ہوئیں۔

نظارت ضیافت

جلسہ سالانہ یا مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام نظارت ضیافت کے سپرد ہوتا ہے۔ چونکہ اس سال کی مجلس مشاورت کا ایک دن جلسہ سالانہ کا ہی حصہ بن گیا۔ اس لئے نظارت ضیافت کو مہمانان کرام کی سہولت کے لئے اپنے انتظامات اسی پیمانہ پر کرنے پڑے جس طرح ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کئے جاتے ہیں

مختلف شعبہ جات

نظارت ضیافت کا انتظام مندرجہ ذیل شعبوں میں منقسم کیا گیا۔ حسب سابق اس دفعہ بھی افسر جلسہ جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی اے ناظر ضیافت تھے۔ ان کی نیابت کا کام جائنٹ ناظر ضیافت مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب واقف زندگی کے سپرد تھا۔ اسی طرح مختلف نظامتوں کے علیحدہ علیحدہ ناظم نائبین اور معاونین مقرر تھے۔ جنہوں نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ مہمانوں کے قیام و طعام میں امداد کی

انتظام قیام مہمانان

اس دفعہ موسم کے اچھا ہونے کی وجہ سے خدا کے فضل سے بیرونی جماعتوں سے مہمان زیادہ تعداد میں تشریف لائے۔ ان کے ٹھہرانے کا انتظام دفاتر صدر انجمن احمدیہ جلسہ گاہ اور لنگر خانہ سے بہت ہی قریب شاہنواز بلڈنگ میں انجمن کی طرف سے کیا گیا۔ جہاں روشنی پانی اور دیگر ضروریات کا عمدہ انتظام تھا۔ روزانہ قیام کرنے والے مہمانوں کی کل تعداد کا اندازہ ۵۰۰ ہے۔ اس کے علاوہ بعض اصحاب جلسہ گاہ میں بھی رات کو سوتے رہے

استقبال۔ انکوائری۔ حفاظت خاص

نظارت استقبال اور انکوائری آفس کے انچارج جناب میاں غلام محمد صاحب اختر تھے۔ اس نظامت کی طرف سے سٹیشن پر دس دس والنٹیئرز کے دو گروپ ان ایام میں مہمانوں کے استقبال کے لئے موجود رہے۔ اس دفعہ چونکہ ریلوے کی طرف سے گاڑیاں کافی تعداد میں آ رہی تھیں۔ اس لئے نظامت کے کارکنوں کو مہمانوں کا استقبال کرنے کے لئے بہت تگ و دو کرنا پڑی۔ لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے حتی الامکان ہر آنے والے کو ملنے اور اس کی مدد کرنے کا انتظام نہایت عمدگی سے سرانجام پایا۔

انکوائری کا کام بھی اسی نظامت کے تحت تھا۔ سابقہ کی طرح خدا کے فضل سے اس دفعہ بھی بہت محنت سے کام کیا گیا۔ اور مہمانوں کو ہر قسم کی سہولیات بہم پہنچائی گئیں۔

حفاظت خاص کا انتظام جناب میاں غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر ریلوے اور جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء کے سپرد تھا اور ہر دو اصحاب نے نہایت تندہی سے دیگر خدام کی معاونت میں اسے سرانجام دیا۔

انتظام طعام

اس دفعہ مہمان مختلف جگہوں پر قیام پذیر تھے لیکن کھانے کھلانے کا انتظام ایک ہی جگہ پر کیا گیا تھا۔ رتن باغ کے اندر شامیانے اور قناتیں لگا کر مہمانوں کو ایک جگہ بٹھا کر کھانا کھلایا جاتا رہا۔ انتظام طعام اور دیگر انتظامات میں خدام حفاظت مرکز۔ دیہاتی مبلغین اور دیگر طلباء نے قابل قدر امداد دی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

باوجود اس کے کہ ہمارے معزز مہمانوں نے جماعت پر بار نہ بنتے ہوئے اپنے قیام و طعام کا انتظام علیحدہ کر رکھا تھا۔ پھر بھی ۲۶ سے ۲۸ مارچ تک کھانا کھانیوالے مہمانوں کی تعداد ۵۱۰۸ ہے اور ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ تعداد ۱۷۷۹ شمار کی گئی۔

انتظامات شوریٰ

شوریٰ کے جملہ انتظامات سیکرٹری مجلس مشاورت کے سپرد ہوتے ہیں۔ نمائندگان زائرین کو ٹکٹ دینے اور نمائندگان کی منظوری وغیرہ۔ بجٹ اور دیگر امور کے ذمہ دار ناظر صاحب بیت المال ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس دفعہ بھی جملہ انتظام سابق کی طرح نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ہوا۔

معذرت

منتظمین اور کارکنان اس بات کی کما حقہ کوشش کرتے ہیں کہ ہر انتظام اعلےٰ اور ہر ایک کام بوجہ احسن ہو اور وہ اپنی طرف سے مہمانان کرام اور حاضرین کی سہولت کی خاطر ہر ممکن سعی کرتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے اگر اتنے وسیع انتظام میں کوئی خامی رہ گئی ہو یا ہمارے معزز دوستوں کو کسی قسم کی کوئی تکلیف ہوئی ہو۔ تو مجھے امید ہے کہ ہمارے بھائی جماعت کی بے وطنی۔ اور منتظمین کی بے سروسامانی کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے نظر انداز فرمائیں گے۔

جملہ کارکنان خدام اور منتظمین قابل شکریہ ہیں۔ کہ انہوں نے جماعتی رنگ میں تعاون کیا اور ہر شعبے اور انتظام کو سرانجام دینے میں پیش پیش رہے۔

احباب جماعت سے ایک نہایت ضروری درخواست

اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں

از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ ضلع جھنگ

(۱)

مدرسہ احمدیہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ مدرسہ ہے۔ جسے آپ نے اس لئے قائم کیا کہ اس کے ذریعہ عالم باعمل پیدا ہوں۔ اسلام کی تعلیم کے ماہر پیدا ہوں۔ دین کے سچے خادم پیدا ہوں۔ مدرسہ احمدیہ کی ابتدائی حالت ترقی کرکے اب مدرسہ اور جامعہ احمدیہ کی صورت میں قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس مدرسہ کے فارغ التحصیل طلبہ میں سے چالیس کے قریب ایسے مولوی فاضل ہیں۔ جو اس وقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق دنیا کے مختلف ممالک میں اشاعت اسلام کا مقدس فرض بجا لا رہے ہیں۔ اور قریباً ساٹھ ایسے فارغ التحصیل احباب ہیں جو سلسلہ کی تبلیغی تربیتی۔ تعلیمی اور انتظامی خدمات پر پاکستان اور ہندوستان میں مامور ہیں۔ ان کے علاوہ ایسے دوست بھی ہیں۔ جو اگرچہ مختلف مقامات پر اپنے اپنے طور پر کام کر رہے ہیں۔ تاہم چونکہ وہ ایک حد تک علم دین رکھتے ہیں۔ اس لئے ان میں سے بھی ایک کافی تعداد طوعی طور پر جماعت کے کاموں میں معتدبہ حصہ لے رہی ہے۔

(۲)

سلسلہ کی بڑھتی ہوئی تبلیغی ضروریات کے ماتحت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے گزشتہ سالوں میں احباب کو خاص طور پر اس طرف متوجہ فرمایا تھا کہ احباب اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔ جس کے نتیجہ میں خاصی کامیابی ہوئی تھی۔ مگر یہ کام ہنگامی نہیں۔ بلکہ مستقل اور دائمی ہے۔ اس لئے احباب کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک کی یاد دہانی کراتے ہوئے میں پھر درخواست کرتا ہوں کہ احباب اپنے مڈل پاس بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔ ہر خاندان کم از کم ایک بچہ اس دینی مدرسہ کے لئے وقف کر دے۔ تا اس بچہ کے تعلیمی ایام سے ہی فرشتوں کی دعاؤں سے ماں باپ کو بھی حصہ ملتا رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ان والدین کے نامۂ اعمال میں مرنے کے بعد بھی نیکیاں درج ہوتی رہتی ہیں۔ جن کے پیچھے نیک اولاد ہوتی ہے۔ اور ان کے لئے دعائیں کرتی رہتی ہے۔ پس خادم دین اولاد کی دینی خدمات میں ماں باپ بھی شریک ہوتے ہیں۔ اس لئے احباب کو چاہیئے۔ کہ قربانی کرکے اور اپنے اوپر بوجھ اٹھا کر بھی اپنے بچوں کو دین کے خادم بنائیں۔ خادم دین بننے کی بنیاد اخلاص پر ہے۔ اور بعض مخلص اس مدرسہ میں پڑھے بغیر بھی اعلیٰ خدمات بجا لا رہے ہیں۔ لیکن اس میں شبہ نہیں۔ کہ جو نوجوان والدین کی نیک خواہشات کے ماتحت سچے اخلاص سے دینی تعلیم اور عربی زبان کو سیکھتا ہے۔ اس کے لئے خدمت اسلام بجا لانے کا اچھا موقعہ مل سکتا ہے۔ اسی بنا پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے جماعت کے تمام خاندانوں کو کم از کم ایک ایک بچہ مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے کے لئے بھیجنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

(۳)

پاکستان کی نئی اور اسلامی سلطنت کا استحکام اور تعمیر اسلامی شریعت کی بنیادوں پر ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے شریعت کی واقفیت اور عربی زبان کا جاننا ایک اساسی بات ہے۔ ہماری تبلیغی ضرورتوں کو اس دور میں پورا کرنے کے لئے مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلبہ کی شدید ضرورت ہے۔ مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ میں قرآن مجید، حدیث۔ فقہ۔ عربی ادب۔ منطق و فلسفہ۔ علم کلام اور انگریزی زبان کی تعلیم دی جاتی ہے تقادیر کی مشق بھی کرائی جاتی ہے۔ طلبہ کی تربیتی نگرانی کے لئے بورڈنگ اور ہوسٹل بھی موجود ہیں اس ادارہ میں تعلیم کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ اس وقت یہ دونوں ادارے احمد نگر ضلع جھنگ میں قائم ہیں۔ کل اخراجات رہائش کا اندازہ بیس روپے ماہوار تک ہے۔ مستحق طلبہ کو وظائف بھی ملتے ہیں جامعہ و مدرسہ کے مفصل کوائف معلوم کرنے کے لئے آپ تازہ ٹریکٹ "المنشور" چار آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔ اب چونکہ نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ مڈل کے امتحانات کا نتیجہ نکلنے والا ہے۔ اس لئے احمدی احباب اپنے مڈل پاس بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔ مدرسہ احمدیہ امتحانات کی تعطیلات کے بعد ۱۷ اپریل بروز ہفتہ کھل جائے گا۔ اور انشاء اللہ باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائیگی۔

مجھے یاد ہے

از قلم فرمودہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب

(۱)

(۱) مجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں ہجرت کا ذکر چلا تو حضور نے فرمایا۔

"الہام میں لفظ ہجرت کا آیا ہے۔ لیکن جانا ہوگا تو سب اکٹھے ہی چلیں گے"۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک خادم تھا۔ کرم داد نام اس کو حضور نے کسی کام کے واسطے بھیجا۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ حضور نے فرمایا۔ کرم داد تم سفر میں ہو گے کل روزہ نہ رکھنا اس نے اصرار کیا۔ کہ میں روزہ ضرور رکھوں گا۔ مجھے یاد ہے۔ حضور نے فرمایا۔ "کرم داد نجات اعمال سے نہیں۔ نجات فضل سے ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ اس نے سفر میں روزہ معاف کیا جو شخص اللہ تعالیٰ کے کسی فضل کے لینے سے استغنا کرتا ہے۔ اسے پھر اور فضل نہیں ملتے"

(۳) ایکدفعہ کسی دوست کو معلوم ہوا کہ اس کی حضرت صاحب کے پاس کسی نے شکایت کی ہے۔ اس پر اس نے حضور کے آگے رنج کا اظہار کیا۔ تو مجھے یاد ہے۔ حضور نے فرمایا "میں تو شکایتوں پر کان نہیں دھرتا۔ گویا میں نے کچھ سنا ہی نہیں۔ اس بارے میں تو مجھے بہرا سمجھیں"

(۴) ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کھانسی۔ نزلہ۔ زکام سے تکلیف تھی۔ ان دنوں قادیان میں ایک حکیم صاحب بنام قاضی آل محمد صاحب احمدی ساکن امروہہ آئے تھے۔ انہوں نے چند گولیاں حضور کی خدمت میں پیش کیں۔ کہ ان کے کھانے سے نزلہ زکام رک جائے گا۔ حضور نے دریافت کیا۔ اس میں کچھ افیون تو نہیں۔ حکیم صاحب نے اپنی دو انگلیاں جوڑ کر اوپر کرکے عرض کیا۔ حضور ذرا سی ہے۔ بس ذرا سی۔ حضرت صاحب نے ان گولیوں کے کھانے سے انکار کیا۔ اور مجھے یاد ہے۔ تبسم کے ساتھ فرمایا۔

"پہلے مسیح پر لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ شرابی تھا۔ میں نے افیون کھا لی۔ تو کہیں گے دوسرا مسیح افیونی تھا"

اپنا سامان جلد وصول کر لیں

ایک سوٹ کیس جس میں ضروری کاغذات اور زمینوں کے رہن نامے ہیں اور کچھ سامان ہے۔ میرے پاس محفوظ ہیں۔ ان کاغذات پر مرزا محمد ولد پیر بخش ساکن تلونڈی جھنگلاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور لکھا ہوا ہے یہ صاحب جہاں کہیں بھی ہوں اپنا سامان وصول کر لیں۔ ورنہ بیت المال احمدیہ واقع جودھامل بلڈنگ لاہور میں جمع کرا دیا جائے گا۔

خاکسار محمد اسحاق۔ محمد نگر۔ نزد گڑھی شاہو میوروڈ لاہور

شکریہ

الحمد للہ اب عاجز کو خشک کھانسی سے آرام ہے۔ میں ان تمام احباب کا مشکور ہوں جو میرے لئے دعا کرتے رہے۔ اور ہمدردی کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں حسنات دارین سے متمتع کرے اور ان کی عزت و اقبال میں ترقیاں ہوں۔ اور نیکیوں کی توفیق ہو۔ ہنوز مجھے کمزوری بہت ہے اور کسی کسی وقت تھوڑی کھانسی بھی اٹھتی رہتی ہے اس لئے احباب کرام اور بزرگوں سے درخواست ہے کہ سلسلہ دعا جاری رکھیں۔ تا کہ کامل صحت عطا ہو

مفتی محمد صادق۔ لاہور

پتہ مطلوب ہے

ہمشیرہ مستری سندر۔ مسمات السیان اہلیہ مستری سندر، شیر محمد، سلیمان۔ مہر دین ولد مستری سندر، فتح بی بی دختر مستری سندر سکنہ عقیلہ ڈاکخانہ جوگا ریاست پٹیالہ تحصیل منڈا جہاں بھی ہوں بخیریت مرسلہ اطلاع دیں۔

عبد الحمید خاں خزانچی پٹیالوی حال احمد نگر ڈاکخانہ خاص تحصیل چنیوٹ۔ ضلع جھنگ (پنجاب)

(۲) جمعدار علم الدین ساکن تلونڈی رام ضلع ہوشیارپور کا پتہ درکار ہے اگر کسی اور صاحب کو ان کا علم ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ محمد بخش شہر گوجرانوالہ بازار چوک تھانہ معرفت احمدیہ دار الشفاء

دعائے مغفرت

میرے محترم چچا چوہدری محمد حسین صاحب پنشنر موضع چہور مورخہ ۲۰ اور ۲۱ مارچ کی درمیانی شب رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ اور بے شمار خوبیوں کے حامل تھے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات و پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ طالب دعا: محمد اکرم خاں چک چہور ۱۱۷ سانگلہ ہل

اعلان

آڈیٹر:۔ ملک محمد جعفر صاحب وکیل کو آڈیٹر جماعت احمدیہ کیمل پور مقرر کیا جاتا ہے۔ نظارت بیت المال

اطلاع دیں:۔ حکیم محمد عمر صاحب اور شیخ سراج الدین صاحب قادیان اپنے پتہ سے جلد اطلاع دیں۔ خاکسار:۔ شیخ فضل حق کوارٹر ۳ بیرک ۵/۳۰ جیکب لائن کراچی صدر

دہلی میں کمیونسٹ پارٹی کی خانہ تلاشیاں

نئی دہلی ۲۹ مارچ:۔ مقامی پولیس نے آج کمیونسٹ پارٹی کے ہیڈ کوارٹرز کی تلاشی لی اس کے علاوہ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگرس کے مرکزی اور ماتحت دفاتر کی بھی تلاشیاں لی گئیں۔ اس سلسلے میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی۔ (د۔پ)

سردار بادشاہ گل کا سرحد میں خیر مقدم

پشاور ۲۹ مارچ:۔ سردار بادشاہ گل ایک لمبی جلاوطنی کے بعد واپس آئے ہیں سرحدی عوام کی طرف سے پیر مانکی شریف نے ایک ایڈریس پیش کیا۔ اس کے جواب میں آپ نے عوام خصوصاً سے اپیل کی۔ کہ اب جب کہ آزادی مل چکی ہے۔ ضروری ہے کہ حکومت کو مضبوط بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کی روح دکھائیں۔ افغانستان۔ پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنے پورے اثر و رسوخ سے کام لیتے ہوئے پوری کوشش کرونگا کہ دونوں آزاد اور پڑوسی حکومتیں دوستانہ طریق پر رہیں آپ نے ہی اسلامی تعلیم کو کسی ایک ملک میں محدود نہیں رکھنا چاہیئے چاہیئے کہ تمام اسلامی ممالک مشترکہ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے مشترکہ بلاک تیار کریں

(ا۔ و۔ پی۔ آئی)

کراچی ۲۹ مارچ:۔ آج سہ پہر قائد اعظم ڈھاکے سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچ جائیں گے

(د۔پ)

پاکستان بھیجے جانیوالی ٹرنک کال کے ریٹ میں اضافہ
حکومت ہند نے فیصلہ کر دیا

کراچی ۲۹ مارچ۔ پاکستان کے محکمہ پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف کی طرف سے شائع شدہ ایک پریس کمیونک میں بتایا گیا ہے کہ ۳۱ مارچ کے ۱۲ بجے رات کے بعد سے پاکستان بھیجی جانے والی ٹیلیفون ٹرنک کال کی اُجرت میں ۲۰ فیصدی اضافہ کر دیا گیا ہے ان کالوں پر موجودہ ۴۰ فیصدی سرچارج ختم کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ پاکستان کو بڑھی ہوئی اُجرت کے مطابق ہندوستان کو رقم ادا کرنی پڑیگی۔ اسی لئے پاکستان سے ہندوستان لنکا اور مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ٹرنک کالوں پر بھی اسی تاریخ سے زیادہ اجرت لی جائے گی (اسٹار)

سی۔پی میں ۳۰ ہزار پناہ گزین

ناگپور ۲۹ مارچ۔ سی۔پی کے پناہ گزینوں کے وزیر مسٹر رمیشور راگنی بھوج نے سی۔پی اسمبلی میں بیان کیا۔ کہ صوبہ میں ۳۰ ہزار پناہ گزین پہونچ چکے ہیں۔ ان میں سے ۸٫۳۸ سندھ سے ۲٫۲۴۷ حیدرآباد سے اور باقی مغربی پاکستان سے آئے ہیں۔ ۵٫۲۳۸ پناہ گزینوں کو مہی گاؤں اور برسی کے کیمپوں میں جنہیں حکومت نے قائم کیا ہے ٹھہرایا گیا۔ باقی پناہ گزین یا تو اپنے رشتہ داروں کے ساتھ مقیم ہیں یا مختلف اضلاع میں مکانات کرایہ پر لے کر رہ رہے ہیں۔ مہی گاؤں اور برسی کیمپوں کے پناہ گزینوں کیلئے کھانا۔ کپڑا۔ کمبل

حکمران کھاسی کا ہندی فوجوں کو ہٹانے کا مطالبہ
غیر قانونی قبضہ کے خلاف اقوام متحدہ سے اپیل!

ڈھاکہ ۲۸ مارچ:۔ آسام کی سب سے بڑی کھاسی ریاست کے سیکرٹری مسٹر کلف نے آج یہاں ظاہر کیا کہ ہز ہائی نیس راجہ سب سنگھ نانگ سٹوئن نے اقوام متحدہ کی مجلس تحفظ سے درخواست کی ہے کہ وہ ان کے علاقہ سے فوری طور پر فوجیں ہٹا لینے کے متعلق حکومت ہند کو ہدایت کر دے۔ مسٹر کلف لیک سکسیس جا رہے ہیں۔ یاد ہوگا کہ نانگسٹوئن کی ریاست نے ہند میں شامل ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ اور انڈین انڈیپنڈنس ایکٹ ۱۹۴۷ء کے مطابق اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا تھا۔ حکومت ہند نے اس اعلان کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور ۹ مارچ کو ریاست پر قبضہ کرنے کے لئے آسام رائفل کا ایک دستہ بھیجا۔ ریاست ابھی تک ہند کے قبضہ میں ہے۔ نانگسٹوئن آسام کے دارالحکومت شیلانگ سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے اس کا رقبہ ایک ہزار مربع میل اور آبادی ۲۵ ہزار ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ راجہ نے اپنی حکومت کی کارروائی کو توثیق کرنے کے لئے پنڈت نہرو کو بھی ایک احتجاجی نوٹ روانہ کیا ہے اور اس میں ہندی فوجوں کے قبضہ کو "غیر قانونی اور جارحانہ" بیان کیا ہے۔ وہ مزید لکھتا ہے کہ "مزید پیچیدگیوں" سے بچنے کے لئے ہندی فوجوں کی واپسی ضروری ہے۔ (اسٹار)

ہند ریڈیو حیدرآباد کے خلاف غلط پروپیگنڈا نشر کر رہا ہے

حیدرآباد ۲۹ مارچ:۔ آل انڈیا ریڈیو کی طرف سے حیدرآباد کے خلاف غلط پروپیگنڈا کرنے پر نکتہ چینی کرتے ہوئے ڈاکٹر سید عبد اللطیف نے ایک پریس بیان میں کہا۔ کوئی حکومت جس کو معمولی سا بھی تدبر حاصل ہے۔ جانتی ہے کہ جس حکومت کے ساتھ متنازعہ فیہ مسائل کے متعلق خط و کتابت ہو رہی ہو اس کے خلاف غلط پروپیگنڈا کرنا کوئی نیک نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ افواہوں کی بنا پر سنسنی پیدا کرنے والی خبریں اُڑانا نہایت بری حرکت ہے۔ آج کل حیدرآباد کے خلاف آل انڈیا ریڈیو کا محکمہ اس قسم کی خبریں نشر کر رہا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ سرحدی اضلاع میں بسنے والے لوگ وہاں سے نکلنے شروع ہو جائیں گے۔ سرحدی حملے طرفین کی مشترکہ تحقیقات سے تعلق رکھتے ہیں کسی لیگ یا پارٹی کو ہرگز حق حاصل نہیں کہ دوسرے کے حق میں زبان طعن کھولے۔ (ا۔و۔پی۔آئی)

عرب عارضی صلح کی اپیل پر عمل کرینگے

دمشق ۲۹ مارچ۔ اسمٰعیل الغوری نے یہاں اعلان کیا۔ کہ فلسطین کی عرب منتظمہ علیا فلسطین میں ایک عارضی صلح کی اپیل پر عمل کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ اس قسم کی اپیل تقسیم یا تولیت کے درپردہ نفاذ کے مقصد سے نہ کی گئی ہو۔ اسمٰعیل غوری نے مزید کہا کہ منتظمہ علیا کو صدر ٹرومین کی جانب سے عارضی صلح کی کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی ہے۔ اور مزید برآں فلسطینی عرب مجلس تحفظ کے سامنے یہودیوں کے ساتھ پیش ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اسمٰعیل غوری نے آخر میں کہا کہ "ہم آزادی کامل چاہتے ہیں مکمل اور فوری خود مختاری اور اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ یہی ہمارا قومی منشور ہے" (اسٹار)

سندھ کے وزیر اعظم کی مراجعت

کراچی ۲۹ مارچ۔ سندھ کے وزیر اعظم مسٹر ایم۔اے کھوڑو اور مسٹر ایم۔ ایچ گزدر کل شام کو لاہور سے کراچی پہونچ گئے۔ وہ لاہور پاکستان دستوریہ کی مختلف علاقوں کو پھر سے نشستیں دینے کی سب کمیٹی کے سامنے شہادت دینے کے لئے گئے تھے۔ (اسٹار)

* ایسے موقعوں پر مختلف فرقوں کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا کرنے چاہئیں نہ کہ خباثت اور بازاری پن کا مظاہرہ۔ (ا۔پ)

سردار عبدالرب نشتر کی مراجعت

کراچی ۲۹ مارچ کل شام کو وزیر مواصلات لاہور سے کراچی واپس پہنچ گئے۔ اپنے قیام لاہور کے دوران میں سردار عبدالرب نشتر نے پنجاب یونیورسٹی کی اُردو کانفرنس میں شرکت کے علاوہ مغربی پنجاب کے وزیروں اور افسروں سے بھی ملاقات کر کے متعدد مسائل پر گفتگو کی۔

سردار نشتر نے لیبر یونینوں کے نمائندوں اور لیبر لیڈروں سے غیر رسمی ملاقات کی اور اُن کیساتھ نئے مقرر شدہ پاکستان کے تنخواہ کمیشن کو توڑنے غیر منقسم ہندوستان کی مرکزی حکومت کے مقرر کردہ تنخواہ کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے اور فاضل ملازموں کو برقرار رکھنے کے متعلق ان مطالبات پر بحث و تمحیص کی۔ توقع کی جا رہی ہے کہ ان گفت و شنید کی وجہ سے ملازمین کوئی ایسا قدم نہیں اُٹھائینگے جو کسی صورت سے نئی مستعمرہ کے مفاد کے منافی ہو۔ (اسٹار)

رضائیاں۔ برتن۔ بچوں کے لئے دودھ وقتاً فوقتاً سینما۔ صابون تیل وغیرہ مفت فراہم کیا جا رہا ہے۔ وزیر مذکور نے بیان کیا۔ کہ شہری علاقوں سے آئے ہوئے لوگوں کو قرضہ دینے کے متعلق حکومت ہند کی اسکیم کو منظور کر لیا گیا ہے اور اس پر عمل کیا جا رہا ہے۔ اور دیہاتی علاقوں سے آمدہ لوگوں کی بحالی کے لئے تجاویز تیار کی جا رہی ہیں (اسٹار)

خان عبد الغفار خان کا تازہ بیان

پشاور ۲۹ مارچ:۔ خان عبد الغفار خان نے اپنے نقطہ چینیوں کو چیلنج کرتے ہوئے کہا۔ کہ کسی شخص کی پاکستان کے ساتھ وفاداری پر شک کرنے سے اس کے فرض اور نیکی کو نہیں پایا جا سکتا۔ آپ نے کہا کہ اگر کوئی دوسری پارٹی ایسی ہے جس کا تعمیری پروگرام خدائی خدمتگاروں کے پروگرام سے زیادہ بہتر ہے۔ تو میں اپنی پارٹی کو توڑ دونگا۔ آپ نے کہا۔ اگر میرے نکتہ چین جانتے ہیں کہ سرخپوش ان میں شامل ہو جائیں۔ تو چاہیئے کہ وہ مخالفانہ رویہ کو ترک کر کے ان سے ہمدردانہ سلوک کریں آپ نے کہا میرے جیسے انسان کے لئے سیاسی طاقت یا وزارت کی کرسی میں کوئی دلچسپی نہیں۔ میں تو قوم کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔

خان عبد الغفار خان نے سندھ حکومت کے اس حکم کے متعلق جو اس نے سندھ سے پٹھانوں کے غیر ملکی قرار دینے کے متعلق ہے اظہار کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر کہا کہ وہ اس معاملے کے متعلق پاکستان کی اجازت سے حکومت سندھ سے خط و کتابت کرنے کو تیار ہے تاکہ آپ کے خلاف بدظنی نہ پیدا ہو عوام پارٹی کے متعلق آپ نے کہا کہ اس پارٹی کی اغراض تمدنی اور معاشرتی ہیں نہ کہ سیاسی آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ اگر دوسری پارٹیاں اپنا جھنڈا استعمال کرنا چھوڑ دیں تو وہ بھی سرخپوشوں کو ہدایت کرے گا کہ اپنا جھنڈا چھوڑ دیں خان عبد الغفار خان عوامی پارٹی کے لیڈروں کے اجلاس میں شامل ہونے کے لئے اپریل میں کراچی جائیں گے (ا۔پ)

دنیا کا سب سے سستا ٹیلی ویژن سیٹ

لنڈن ۲۹ مارچ۔ ایک لنڈن کے باشندے نے دنیا کا سب سے سستا ٹیلی ویژن سیٹ تیار کیا ہے یہ حکومت کے فالتو سامان سے تیار کیا گیا ہے۔ اور اس کی قیمت صرف ۱۰ پونڈ ہے۔ اس کے مالک نے ۱۵ دن کے اندر یہ سیٹ تیار کر لیا تھا اس نے یہ کام ایک ہدایت دینے والی کتاب کے ذریعہ انجام دیا ہے۔ (اسٹار)

بمبئی اور کچھ کے درمیان نئی بندرگاہ

ویرم گام ۲۹ مارچ معلوم ہوا ہے کہ بمبئی اور کچھ کے درمیان نئی بندرگاہ بنانے کے متعلق حکومت ہند اور ریاستہائے متحدہ کاٹھیاواڑ کے نمائندوں کے درمیان ایک کانفرنس منعقد کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مجوزہ اجلاس اپریل میں کسی وقت منعقد ہوگا۔ (اسٹار)

کلکتہ میں ہولی پر فساد جھگڑا

کلکتہ ۲۹ مارچ۔ ہولی کے موقعہ پر ایک سو سے زیادہ اشخاص کو گرفتار کر کے مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا مجسٹریٹ نے انہیں سے اکثر کو پانچ سے بیس روپیہ تک جرمانہ کی سزائیں دیں۔ اسی طرح بورہ بازار میں جبکہ ہولی کا جلوس جا رہا تھا۔ تو کچھ مسلح لوگوں نے ان پر حملہ کر کے نصف درجن کے قریب لوگوں کو زخمی کر دیا اس سلسلہ میں ۲۰ آدمیوں کو گرفتار کیا گیا اسکے بعد جوابی طور پر اسی علاقہ میں اور لوگوں نے جمع ہو کر لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کر دیا۔ پولیس نے حالات پر قابو پا لیا وزیر اعظم مغربی بنگال نے سخت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ

سندھ ایکسپریس میں پاکستان آرٹلری کے میجر کا قتل
قاتل راجہ جنگ کا پنشنر ہے؟

لاہور ۲۹ مارچ (اپنے نامہ نگار سے) کل شام سندھ ایکسپریس میں سفر کرتے ہوئے رائل پاکستان آرٹلری کے میجر غلام فرید کو چاقوؤں سے مسلح چند افراد نے قتل کر دیا۔ یہ حادثہ کسان اور اوکاڑہ کے درمیان واقع ہوا۔ قاتل اور میجر دیر تک آپس میں گتھم گتھا رہے۔ بالآخر میجر بے ہوشی کے عالم میں ایک قاتل کو ساتھ لیکر چلتی گاڑی سے گر گیا۔ جس کی خبر جنگ کے زمیندار وہاں پہنچے اور آپ کو اوکاڑہ اٹھالائے۔ دوسرا قاتل جو گاڑی میں رہ گیا وہ باہر کے سگنل سے ہی سوٹ کیس اور دیگر سامان چھینکر بھاگ جانے کی کوشش کر رہا تھا کہ میجر غلام فرید کو فوراً اوکاڑہ ہسپتال میں پہنچایا گیا لیکن آپ جانبر نہ ہو سکے۔ پولیس آج دوسرے ملزم کو بھی رینالہ خورد کے قریب گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ گرفتار شدہ ملزم کا نام ولی محمد ہے اور وہ راجہ جنگ کا ایک پینشنر ہے خون سے لتھڑے ہوئے چاقو پولیس کی تحویل میں ہیں اور مزید تفتیش جاری ہے۔

کبیری اور سلیمانی تالابوں کے علاقے میں شدید لڑائی
سو سے زائد یہودی مارے گئے

یروشلم ۲۹ مارچ۔ جب سے تقسیم فلسطین کے فیصلہ کا اعلان ہوا ہے آج تک یہودیوں اور عربوں کے درمیان شدید ترین جنگ ہوئی۔ تازہ ترین سرکاری اطلاع کے مطابق فلسطین کے شمالی علاقے میں کبیری کے قریب ۴۰ یہودی مارے گئے عربوں کا کہنا ہے کہ سلیمانی تالابوں کے قریب و جوار میں بھی انہوں نے ۸۰ سے زائد یہودیوں کو ختم کیا ہے۔ سلیمانی تالاب یروشلم سے جنوب کی جانب ۷ میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ کبیری کے قریب ڈھائی سو عربوں نے یہودیوں کی چھ لاریوں کو رات گھیرا جہاں شدید مقابلہ ہوا۔ سلیمانی تالابوں کے علاقے میں یہودی ہوائی جہازوں نے عرب حملہ آوروں پر بمباری کی لیکن انہیں اسمیں چنداں کامیابی نہ ہو سکی۔ بعد میں برطانوی فوجوں نے ہر دو مقامات پر پہنچکر یہودیوں کو بچایا۔ (رائٹر)

نائب امام مسجد لندن کا بیان
بقیہ صفحہ اول

بیان کو جاری رکھتے ہوئے مولانا ظہور احمد باجوہ نے کہا جمعیت اقوام جیسے ادارے سیاسی دھڑے بندی کے پیش نظر اور ذاتی اغراض سے متاثر ہو کر ایسے ایسے فیصلے صادر کرتے پھریں۔ باشندگان کشمیر اپنی جانوں پر کھیل کھیل کر جنگ آزادی کو برابر جاری رکھینگے۔ دنیا دیکھ چکی ہے کہ جمعیت اقوام مسئلہ فلسطین کو حل کرنے میں ناکام رہی اگر اس کی ثالثی کا یہی حال رہا تو دنیا یہ بھی دیکھے گی کہ وہ قضیہ کشمیر کو بھی حل کرنے میں ناکام رہے گی (اسٹار)

ریاست قلات پاکستان میں شامل ہو گئی۔ خان آف قلات کا اعلان

کوئٹہ ۲۸ مارچ۔ خان قلات میر احمد یار خان نے یہ اعلان کیا ہے کہ ریاست قلات پاکستان میں شامل ہو گئی ہے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا میرے لئے آل انڈیا ریڈیو کا یہ اعلان حد درجہ تعجب انگیز تھا۔ کہ دو ماہ ہوئے ریاست قلات نے انڈین یونین میں شامل ہونے کی درخواست کی تھی۔ لیکن انڈین یونین نے یہ درخواست مسترد کر دی تھی حالانکہ میں پاکستان کا ہمسایہ ہوں۔ میں نے کبھی بھی ریاست کو انڈین یونین میں شامل کرنے کا ارادہ نہیں کیا اور نہ ہی اس سلسلے میں میں نے یا میری حکومت نے کبھی انڈین یونین سے گفت و شنید کی ہے۔ خان قلات نے اپنے بیان میں کہا آل انڈیا ریڈیو کا یہ اعلان سننے کے فوراً بعد میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ اس جھوٹے پراپیگنڈے کو بند کرنے میں تاخیر کی جائے جو حکومت قلات کے متعلق مسلمانوں کے قلوب میں غلط فہمی پیدا کر سکتا ہے۔ لہذا میں نے فوراً پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ قلات اور پاکستان کے درمیان جو اختلافات پایا جاتا ہے اسے قائد اعظم کی خدمت میں پیش کر دیا جائیگا۔ اور وہ جو بھی فیصلہ دینگے مجھے منظور ہوگا۔ (اے پی)

یہودی طیاروں کی جافہ پر بمباری

یروشلم ۲۹ مارچ۔ ایک اطلاع ہے کہ یہودی ہوائی فوج کے طیاروں نے جافہ کی بندرگاہ پر بمباری شروع کر دی ہے۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ تین بم آج صبح جافہ کے دو سکولوں کے قریب آکر گرے۔ عمارتوں کو خفیف سا نقصان پہنچا۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ آج یہودی ایجنسی کے ایک ترجمان نے بیان کیا کہ اگر مناسب اقدامات نہ کئے گئے تو یروشلم میں عیسائیوں کے مقدس مقامات اگلے سال تک کالعدم ہو جائینگے۔ ترجمان نے مزید کہا۔ کہ یروشلم میں امن بحال کرنے کے متعلق تجاویز پیش*

سرحد میں آج بھی ہندو آزادی کیساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں
وزیر اعظم سرحد کا اسمبلی میں بیان

پشاور ۲۹ مارچ۔ سرحد اسمبلی میں آج بجٹ کے مطالبات بھی منظور ہو گئے۔ حزب مخالف نے ایک تحریک التوا پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ حکومت صوبے میں امن و امان قائم کرنے میں ناکام ثابت ہوئی ہے۔ خان عبدالقیوم خان وزیر اعظم سرحد نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت سرحد کو اس امر پر بجا طور پر فخر ہے کہ اس نے نہایت نازک اور صبر آزما حالات میں بھی صوبہ میں امن و امان برقرار رکھا۔ آپ نے کہا آج جبکہ مشرقی پنجاب میں ایک بھی مسلمان موجود نہیں ہے سرحد کے کئی شہروں اور دیہات میں ہندو آزادی کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کچھ عرصہ پیشتر بعض لوگوں نے حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک منظم سازش کی تھی۔ لیکن حکومت نے بروقت ان لوگوں کو گرفتار کر کے صوبے میں امن کو بحال رکھا۔ البتہ غذائی قلت کی وجہ سے کچھ بے اطمینانی پائی جاتی ہے۔ یہ صرف صوبہ سرحد کے ساتھ ہی مخصوص نہیں

خان عبدالقیوم خان نے پاکستان ریڈیو کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ریڈیو نے صحیح معنوں میں ملک کی خدمت کی ہے۔ اور ایسے وقت میں عوام کے حوصلے کو قائم رکھا ہے جبکہ بعض علاقوں میں بددلی اور بدامنی کا دور دورہ تھا۔ آپ نے سرحد کے اخبار نویسوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا حکومت اس اخبار کی اشاعت میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کریگی افغانستان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا افغانستان کے عوام کو پاکستان سے بڑی محبت ہے مجھے امید ہے کہ دونوں حکومتوں کے درمیان مستقبل میں پہلے سے بھی زیادہ خوشگوار تعلقات قائم ہو جائینگے۔ (اے پی)

*قتل عام شروع ہو گیا۔ وسیع پیمانے پر لوٹ مار کا بازار گرم ہو گیا۔ جگہ جگہ آگ لگا دی گئی۔ عورتوں کو اغوا کر لیا گیا۔ شہر میں آگ بجھانے کے انجنوں اور پانی کے انجنوں اور پانی کی سپلائی کی سخت قلت ہے۔ جس کی وجہ سے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آگ بجھانے کا ایک انجن سیالکوٹ سے منگوانا پڑا کہا جاتا ہے۔ کہ یہ حملہ نہایت منظم طریق پر کیا گیا تھا کیونکہ تمام کارروائی سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت عمل میں لائی جا رہی تھی۔ جس میں سرکاری حکام کا بھی ہاتھ معلوم ہوتا ہے۔ فساد سے ایک ہفتہ پیشتر مسلمانوں سے ہتھیار وغیرہ چھین کر انہیں نہتہ کر دیا گیا تھا۔

مہاجرین کی مرکزی کمیٹی کے صدر مولانا عبدالحامد بدایونی نے پاکستان میں ہندوستانی ہائی کمشنر مسٹر سری پرکاسا، پنڈت نہرو اور مولانا ابوالکلام آزاد کو احتجاجی تار ارسال کئے ہیں۔ (او۔ پی۔ آئی)

گودھرا میں فرقہ وارانہ فساد (بقیہ صفحہ اول)

صحیح تعداد تو معلوم نہیں ہو سکی۔ لیکن معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ ہزاروں مسلمان مارے گئے ہولی سے کئی روز پہلے سے ہی شہر کے ہندوؤں کی طرف سے بعض دلآزار حرکات کا ارتکاب شروع ہو گیا تھا۔ مثلاً مساجد کے آگے باجہ بجانا اور ڈھول پیٹ پیٹ کر شور و غل برپا کرنا وغیرہ۔ ہولی سے ایک رات قبل گرد و نواح کے بیشمار افراد شہر میں آ جمع ہوئے اور ایک بڑا زبردست جلوس بن گیا جس میں سے بعض لوگوں نے راہ چلتے مسجدوں میں بت رکھنے کی کوشش کی مسلمانوں نے مزاحمت کی۔ بس پھر کیا تھا مسلمانوں کو*

روس کے جوابی نوٹ میں کوئی نئی بات پیش نہیں کی گئی!

طہران ۲۶ مارچ۔ ایران کے نائب وزیر اعظم مسٹر نصیر فرہادی نے آج رائٹر کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ ایران کے جوابی نوٹ پر روس کی طرف سے جو مزید نوٹ شائع کیا گیا ہے۔ اسمیں کوئی نئی بات پیش نہیں کی گئی۔ یاد رہے روس نے یہ الزام لگایا تھا کہ ایران امریکہ کی سامراجی سرگرمیوں کا مرکز بنا ہوا ہے انہوں نے روس کے کمیونسٹ اخبار پراودا کے اس الزام کی بھی تردید کی۔ کہ جہانتک روس اور ایران کے مابین تعلقات کا سوال ہے ایران کی نیت بخیر نہیں ہے روسی اخبار نے مزید لکھا تھا کہ برطانیہ اور امریکہ ایران کو مسلح کر رہے ہیں۔ جدید قسم کے اسلحہ کے علاوہ امریکی ہوا باز اور ٹینک ڈرائیور ایرانیوں کو فوجی تربیت دے رہے ہیں۔ (رائٹر)

پاکستان انجمن صلیب احمر کا پہلا طبی وفد میرپور روانہ ہو گیا

لاہور ۹ مارچ۔ پاکستان انجمن صلیب احمر نے حکومت آزاد کشمیر کو طبی امداد بہم پہنچانے کیلئے دو طبی وفود بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ان دو وفود میں سے آج پہلا یونٹ میرپور روانہ ہو گیا۔ سر فرانسس موڈی گورنر مغربی پنجاب برطانوی ہائی ڈپٹی کمشنر مسٹر سٹیونسن لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس عبدالرشید اور دیگر بڑے بڑے افسران نے نہایت گرمجوشی سے یونٹ کے جملہ اراکین کو الوداع کہا۔ اس یونٹ میں چھ امبولنس ٹرک اور ایک جیپ کے علاوہ چار ڈاکٹر چار نرسیں، ایک سٹور کیپر ایک کوارٹر ماسٹر اور چودہ چپڑاسی شامل ہیں۔ ڈاکٹروں کی ایک کثیر تعداد نے اپنے آپ کو کشمیر کی جنگ آزادی میں حصہ لینے کے لئے پیش کیا تھا۔ ان میں سے پہلے یونٹ کے لئے حسب ذیل چار ڈاکٹروں کو منتخب کیا گیا ہے ا۔ ڈاکٹر غلام نبی ۲۔ ڈاکٹر محمد عالمگیر خاں ۳۔ ڈاکٹر اقبال حسین رندھاوا۔ ۴۔ ڈاکٹر یوسف علی ڈاکٹر غلام نبی اس پہلے یونٹ کے انچارج ہیں۔ (اے پی)

*کرنا اقوام متحدہ کا کام ہے۔ فلسطین عرب ہائیر کمیٹی کے سیکرٹری ڈاکٹر حسین خالدی نے کہا۔ اگر یروشلم کے مقدس مقامات کو کوئی خطرہ لاحق ہے تو یہودیوں کی جارحانہ کارروائیوں سے ہی ہو سکتا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ آرچ بشپ کو چاہیئے کہ وہ ان یہودی دہشت پسندوں اور ان کے حامیوں کو شدید تنبیہ کر دیں۔ کہ جو مقامات مقدسہ پر بمباری کر کے معصوم بچوں اور آدمیوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ (رائٹر)

سندھ میں پناہ گزینوں کیساتھ ناروا سلوک

میرپور خاص ۲۸ مارچ ایک برقیہ اطلاع مظہر ہے کہ سندھ کے میروں نے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ پناہ گزینوں میں سے کسی کو یہاں رہنے نہیں دینگے۔ شدہ جان محمد میں پناہ گزینوں کے کچھ بیل ایک میر کے کھیت میں جا گھسے جہاں بھوسہ پڑا ہوا تھا۔ میر کے آدمیوں نے پناہ گزینوں کو اسقدر مارا کہ ایک بیہوش ہو کر گر پڑا۔ اور دوسرا مر گیا۔ پولیس نے پہلے میر کی